توہین رسالت قوانین کے خلاف سازشیں

روزنامہ اسلام کراچی نے ۲۴ر نومبر کی اشاعت میں توہین رسالت کیس میں سزایافتہ آسیہ بی بی کے بارے میں خوب مدلل اداریہ تحریر کیا ہے، جسے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

میڈیا رپورٹوں کے مطابق حکومت نے عالمی دباؤ پر توہین رسالت کیس میں سزایافتہ آسیہ کو شیخوپورہ جیل سے انتہائی رازداری کے ساتھ اسلام آباد منتقل کردیا، جہاں سے اسے بیرون ملک بھجوایا جارہا ہے۔ ہفتے کے روز وزیراعظم کی خصوصی ہدایت پر گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے شیخوپورہ کی جیل کا دورہ کرکے مجرمہ سے ملاقات کی تھی۔ گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے کہا ہے کہ آسیہ بی بی غریب اور بے بس خاتون ہے، اسے قائداعظم اور ذوالفقار علی بھٹو کے قانون کے تحت نہیں بلکہ ضیاء الحق کے کالے قانون کے تحت سزا ہوئی۔ ہم پیغام دینا چاہتے ہیں کہ روشن خیال پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف اس قسم کے فیصلے نہیں ہونے چاہئیں۔

دوسری جانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امراً مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری ودیگر نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ آسیہ کا جرم عدالت میں ثابت ہوچکا ہے۔ اس ملعونہ کو رہا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری ہے جو ہرگز ناقابل معافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران امریکا، برطانیہ، یورپی یونین اور عیسائی اقلیت کی ناز برداری میں اتنے آگے نہ جائیں کہ واپسی نہ ہوسکے۔ گورنر پنجاب سلمان تاثیر اور وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی اپنے ذہن سے یہ بات نکال دیں کہ وہ قانون توہین رسالت میں کوئی ترمیم کرالیں گے۔ دریں اثناء سابق وفاقی وزیر قانون اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے سابق سیکریٹری جنرل اقبال حیدر نے کہا کہ جس طرح حکومت آسیہ بی بی کے لئے فعال ہے، اسی طرح وہ ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کے لئے فعال کردار ادا کرتے ہوئے امریکا سے ان کی رہائی پر زور دے۔

توہین رسالت کی مرتکب مسیحی عورت آسیہ بی بی کی رہائی کے حوالے سے ہماری حکومت، میڈیا کے بعض حلقوں اور سیکولر و دین بیزار لابیوں نے اب تک جس پھرتی اور چستی کا مظاہرہ کیا ہے، وہ دیکھنے کے لائق ہے اور قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے حوالے سے امریکا اور عالمی قوتوں کے سامنے بھیگی بلی بننے والے ہمارے حکمران توہین رسالت کی اعلانیہ مرتکب عورت کو تمام تر عدالتی احکامات وتحقیقات کو نظر انداز کرکے رہائی دلانے کے لئے جس طرح بے چین اور سرگرم نظر آتے ہیں، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان کے حکمران طبقے میں مغربی آقاؤں کی غلامی کی خو کس حد تک رچ بس گئی ہے اور وہ مغرب کو خوش کرنے کے لئے کہاں تک جاسکتے ہیں؟ آسیہ بی بی پر توہین عدالت کا الزام عدالتی تحقیقات کے دوران ثابت ہوچکا ہے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ کس مجرم کو سزائے موت سنانے کا فیصلہ تحقیق وتفتیش کے تمام تقاضے پورے کرنے کے بعد اور ملزم یا ملزمہ کو اپنی صفائی کا پورا پورا موقع دیئے جانے کے بعد کیا جاتا ہے، پھر بھی اگر ماتحت عدالت کے کسی فیصلے میں کوئی سقم یا ناانصافی کا شائبہ ہو تو اعلیٰ عدالت میں اپیل کرکے استغاثہ کیا جاسکتا ہے اور عدالتیں سزائے موت کے مستحق ملزمان کو شک کا پورا پورا فائدہ بھی دے دیتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ خاص طور پر توہین رسالت کے مقدمات کے حوالے سے آج تک کسی مجرم کو سزائے موت نہیں دی گئی، اس کے باوجود ہمارے ہاں کا مخصوص طبقہ آسیہ بی بی کے مقدمے کے حوالے سے جس طرح پروپیگنڈا کررہا ہے، اس سے دنیا کو یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ پاکستان میں گویا کوئی عدالتی نظام موجود ہی نہیں ہے، یہاں توہین رسالت کے ملزمان کو فوری طور پر بلا کسی تحقیق وتفتیش کے سزائیں سنائی جاتی ہیں اور یہ سب اقلیتوں پر ظلم روا رکھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے جس انداز میں ملعونہ آسیہ بی بی کے گھر جاکر اسے بالکل معصوم اور بے گناہ قرار دیا اور اس کے خلاف عدالتی فیصلے کو ناانصافی اور ظلم سے تعبیر کیا اس سے گویا سرکاری سطح پر دنیا کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ پاکستان میں عدالتیں اقلیتوں پر ظلم کے لئے بنائی گئی ہیں۔ گورنر پنجاب نے انسداد توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون قرار دے کر پاکستان کے آئین وقانون اور

بے حس.... (حاصل تمنائی)

شور بپا ہے اک کافرہ کے لئے
لب کو جنبش نہیں مسلمہ کے لئے
کتنے بے حس تھے وہ عافیہ کے لئے
جو تڑپتے ہیں اب آسیہ کے لئے

اس کی نظریاتی اساس سے بغاوت کی ہے اور خود اپنے عہدے کے حلف کی خلاف ورزی کی ہے، جس کے بعد ان کو اس اہم آئینی منصب پر فائز رہنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ گورنر پنجاب کو ''روشن خیال پاکستان'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے شاید یاد نہیں رہا کہ اس اصطلاح کے موجد کے سابق آقا پرویز مشرف کا انجام کیا ہوا اور پاکستانی قوم نے ان کی نام نہاد روشن خیالی و اعتدال پسندی کے فلسفے کو کس طرح ردی میں پھینک دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ سلمان تاثیر اور عاصمہ جہانگیر جیسے لوگوں کو پاکستان کے اسلامی تشخص اور اسلامی قوانین کے خاتمے کی ڈیوٹی سونپی گئی ہے اور ملک کے اعلیٰ عہدوں تک ان کی رسائی میں اسلام دشمن مغربی قوتوں کا کردار کوئی راز نہیں ہے۔ عاصمہ جہانگیر کو سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صدر بنائے جانے پر ہی بہت سے محب وطن حلقوں کا ماتھا ٹھنکا تھا کہ اب پاکستان مین اسلامی قوانین بالخصوص انسداد توہین رسالت کے قانون کے خاتمے کی سازشیں تیز ہوں گی، اب وہی کچھ ہو رہا ہے۔ دو روز قبل ہی ایک میٹ دی پریس پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے عاصمہ جہانگیر نے توہین رسالت کے مقدمات کے طریقہ کار میں تبدیلی کی تجویز دی ہے اور سزائے موت کی بھی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سزائے موت کے قیدیوں کی سزا عمر قید میں بدل دینی چاہئے۔ اب جبکہ مغرب زدہ اسلام دشمن لابیاں اسلامی قوانین کے لئے خم ٹھونک کر میدان میں اتر چکی ہیں، پاکستان کی محب وطن دینی و سیاسی جماعتوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ محض زبانی بیانات پر اکتفا کرنے کی بجائے ملک کے اسلامی تشخص کے دفاع اور قوم کی غصب شدہ آزادی و خود مختاری کی بحالی کے لئے متحد ہو کر عملی جدوجہد کا آغاز کر دیں۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۲۴ نومبر ۲۰۱۰ء)

چالیس قادیانیوں کا قبولِ اسلام

کھڈارو... ضلع بدین (رپورٹ: مولانا محمد نذر عثمانی) چالیس قادیانیوں کے قبول اسلام پر خدا آباد نزد کھڈارو ضلع بدین میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کا اہتمام جناب قاری محمد مبین، مولانا حبیب الرحمٰن اور دیگر احباب نے کیا تھا۔ کانفرنس میں بدین، تلہار، ٹنڈو باگو، کھوسکی، شادی لارج، ٹالہی، ٹنڈو غلام علی، ماتلی کے علاقوں سے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ عشاء کے نماز سے شروع ہونے والی کانفرنس صبح چار بجے تک جاری رہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے بیان میں چالیس قادیانیوں کے قبولِ اسلام پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان نومسلم افراد کا قبولِ اسلام یقیناً ہمارے بزرگوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے جو بار بار ایسے علاقوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تذکرہ کو عام کرتے چلے آرہے ہیں، ان افراد کا مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار کرنا دنیا و آخرت میں کامیابی کا سبب بنے گا۔ یاد رہے کہ دو سال قبل اسی علاقہ کے سو سال عمر کے محراب خان نامی شخص نے بھی قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا، قادیانی اسی محراب خان کو مرزا غلام احمد قادیانی کا صحابی کہتے تھے، مولانا محمد نذر عثمانی نے کہا کہ انشاء اللہ قادیانیت کے خاتمہ تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ تحریک جاری رہے گی۔ اسلام قبول کرنے والے ۴۰ افراد کی ختم نبوت کانفرنس میں عزت افزائی کے لئے سندھ کی روایات کے مطابق اجر پہنائی گئی اور دعا کی گئی۔ ختم نبوت کانفرنس میں سندھ بھر کے نامور خطیب اور مقررین جن میں مولانا محمد عیسیٰ سموں، مولانا اسد اللہ حیدری، مولانا عبدالرحیم پٹھان، مولانا گل حسن زور، مولانا خان محمد پٹھان نے بیان کیا۔ اسلام قبول کرنے والے حضرات نے کہا کہ ہم نے قادیانیت کو قبول کرنے میں بہت بڑی غلطی کی تھی، اللہ تعالیٰ کی ذات نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے وابستگی کی توفیق بخشی ہے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ ہمارے لئے استقامت اور خصوصاً ہمارے ان رشتہ داروں کے لئے جو ابھی تک قادیانی ہیں اور مسلمان نہیں ہوئے خصوصی دعائیں فرمائیں۔ اسلام قبول کرنے والوں کے نام یہ ہیں: ماسٹر ناصر احمد، اہلیہ، دو بیٹیاں، امتیاز احمد، سلیم احمد، نوید احمد، وحید احمد، تنویر احمد، علی حسن ان کی والدہ، بیوی، تین بیٹیاں، اسلم، زاہد، محمد موسیٰ، افضل جاوید، نور احمد ولد شہمیر، عبدالخالق، اہلیہ، صلاح الدین، مبارک، الطاف ولد علی احمد، احمد علی ولد بچل اور حنیف ولد مٹھو خان شامل ہیں۔